قرآن مجید اور تعلیم حریت

(از مولوی عبدالشکور لبکوہری متعلم جماعت رابعہ رحمانیہ)

ہم اس دعوے میں بالکل حق بجانب ہیں کہ ہمارے مذہبی اصل الاصول قرآن مجید نے جو ایک آسمانی کتاب ہے سب سے پہلے دنیا کو حریت کی تعلیم دی کیونکہ غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ نزول قرآن یعنی آمد اسلام کے قبل غلامی کا عام طور سے رواج تھا غلامی کی بندشوں میں دنیا بری طرح جکڑی ہوئی تھی بلکہ بہت سی ایسی قومیں تھیں جن کو اس ذلت کا احساس بھی نہیں تھا۔ ایسی حالت میں قرآن مجید نے حریت کا وہ آہنگی صور پھونکا کہ سوئی ہوئی بستیاں جاگ اٹھیں اور ہر خاص وعام کو معلوم ہوگیا کہ ان کی بھی دنیا میں کوئی ہستی ہے وہ بھی کچھ حقوق رکھتے ہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ قرآن مجید نے جو حقوق آج سے صدیوں برس پہلے انسان کو عطا کی تھیں وہ آج اس ترقی پر بھی کوئی گورے رنگ کی قوم کالے رنگ کی قوم کو ہرگز نہیں دے سکتی اور نہ کبھی دے سکیگی۔

یہی نہیں بلکہ ہندو بھی اچھوت یعنی نیچ اقوام کو اس کا عشر عشیر نہیں دے سکتے اور نہ دینے کو تیار ہیں۔ غلامی کے خلاف ہزاروں تقریریں ہوتی ہیں پھر بھی نسل انسانی کا یہ فطری حق ہزاروں جگہ غالب اقوام چھینے ہوئی ہیں مغرب میں مزدوروں کے حقوق کو جسطرح پامال کیا جارہا ہے۔ عورتوں کے حقوق کی طرف سے جسقدر بے توجہی برتی جارہی ہے کیا قرآن مجید نے صدیوں برس پہلے اس کا علاج نہیں بتادیا تھا قرآن پاک نے کامل حریت کے ساتھ ہی مساوات کا سبق سکھایا۔ چنانچہ اس نے ابتدائی سورتوں میں اپنے مقصود کی طرف اشارہ کیا۔ فلا اقتحم العقبۃ وما ادراك ما العقبۃ فك رقبۃ انسان اس گھاٹی پر نہیں چڑھا اور تم نے کیا جانا وہ گھاٹی کیا ہے گردن کا آزاد کرنا ہے گویا کہ قرآن انسان کو ایسی گھاٹی پر چڑھانے آیا تھا جس پر وہ ابھی تک چڑھا نہ تھا۔ تاکہ حریت کے اعلیٰ اعلیٰ مراتب پر گامزن ہوکر شرف انسانی حاصل کرے دوسری جگہ فرمایا ا یضع عنھم اصرھم والاغلال التی کانت علیھم ان کے بوجھوں اور بیڑیوں کو اتارتا ہے جو انسانوں پر لدے ہوئے تھے۔ اس آیت شریفہ میں اس چیز کی طرف اشارہ ہے کہ قرآن پاک غلامی کے باریک سے باریک مسئلہ کو دفع کرتا ہے خود خیال فرماسکتے ہیں کہ وہ کون سی بندشیں تھیں جن میں بنی نوع انسان ہمیشہ سے جکڑا ہوا تھا۔ گویا ہم دعوے سے کہہ سکتے ہیں کہ قرآن نے حریت کی بنا دنیا میں اسوقت ڈالی جبکہ دنیا حریت کے نام سے بھی واقف نہ تھی اور اپنے حقوق سے بے خبر تھی اسوقت یہ آواز آسمان سے آئی تھی اور اس کے آسمانی ہونے کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ زمین اسکے خلاف تھی دنیا میں غلامی کے پودے نشوونما پا رہے تھے ان سے حریت کا اتنا بڑا شاندار درخت کیونکر پیدا ہوسکتا تھا جسکی کیفیت یہ ہو۔ اصلھا ثابت وفرعھا فی السماء توتی اکلھا کل حین۔ دنیا کی تمام قومیں اسکا پھل کھارہی ہوں سآج اس شخص کی بات نہایت قابل مضحکہ ہے جو آزادی کا علمبردار بنے اور اسے آسمانی آواز بتادے۔ دنیا کو ایسی ہدایت کی کوئی ضرورت نہیں جس پر وہ پہلے سے عامل ہو۔ ہدایت کی ضرورت اسوقت تھی جب تمام روئے زمین ظہر الفساد فی البر والبحر کا مصداق بنکر قعر ضلالت میں پڑی ہوئی تھی۔ چنانچہ قرآن نے حریت کا صور اسی وقت پھونکا جب انسانی بے حسی کیوجہ سے غلامی کوئی معیوب چیز تصور نہیں کی جاتی تھی بلکہ بعض قوموں کی عظمت وشرافت کی بین دلیل تھی۔ پس وہ قرآن ہی تھا جس نے غلامی کی جڑ کو اکھیڑ کر نیست ونابود کردیا۔

خود ساختہ بتوں کی غلامی سے رہائی ۔ قرآن کریم نے سب سے پہلے فرمایا۔ واذ قال ربک للملئکۃ انی جاعل فی الارض خلیفہ

یعنی بنی آدم کو رب العزت نے روئے زمین کا خلیفہ اور نائب بنایا ہے دوسری جگہ فرمایا وسخر لکم مافی السموات والارض۔ ہم نے انسان کے لئے آسمان اور زمین کی تمام چیزوں کو پیدا کیا۔ اس سے معلوم ہوا چاند سورج دیوی دیوتا آگ پانی مٹی سب انسان کے مطیع ہیں اور انسان ان پر حاکم ہے لہذا یہ اشیا اس قابل نہیں کہ ان کے سامنے اپنی مبارک پیشانی کو خم کیا جائے یہانتک کہ ملائکہ جو خدا کے مقرب بندے ہیں وہ بھی انسان سے افضل نہیں اگر انسان خدا کے حقوق کو پہچانے۔ **نسلی غلامی سے آزادی** قرآن نے بنی نوع انسانی کے درمیان برادری اور ایک ماں سے پیدا شدہ فرماکر مساوات کا سبق سکھایا اور نسلی امتیاز کا خاتمہ کردیا بڑائی چھٹائی شیخ سید کو نزاع لفظی قرار دیا اور فرمایا۔ یاایہا الناس اتقوا ربکم الذی خلقکم من نفس واحدۃ وجعل منہا زوجہا وبث منہما رجالا کثیرا ونساء واتقوا اللہ الذی تساءلون بہ والارحام ان اللہ کان علیکم رقیبا۔ یعنی اے لوگو! تم سب آدم کی اولاد ہو اور تمہارا خالق محض رب العزت ہے لہذا جب تمہارا پروردگار واحد ہے اور تم اس کی مخلوق ہو تو مخلوق ہونے میں سب برابر ہو کسی کو فوقیت حاصل نہیں ہاں مگر شرافت آسکتی ہے تو تقوی سے چنانچہ ارشاد فرمایا یاایہا الناس انا خلقناکم من ذکر وانثی وجعلنکم شعوبا وقبائل لتعارفوا ان اکرمکم عند اللہ اتقکم۔ یعنی قومیت محض امتیاز قبائل کیلئے ہے ورنہ حریت کے درجہ میں سب برابر ہیں۔

سیاسی غلامی سے آزادی۔ دنیا میں ہمیشہ سے یہ دستور چلا آتا تھا کہ صاحب حکومت مخلوق عامہ سے ایک جداگانہ مخلوق سمجھے جاتے تھے وہ کسی قانون کے ماتحت نہیں تھے بلکہ یوں کہئے کہ ان کی زبان ہی قانون ہوتی جو حکم حاکم کی طرف سے نافذ ہوتا اس پر عمل کرنا لازمی ہوتا مگر قرآن پاک نے غلامی کی اس لعنت کو ہمیشہ کیلئے انسان کی گردن سے اتار دیا اور فرمایا سید القوم خادمہم۔ قوم کا سردار انکا خادم ہوتا ہے یعنی حکام پبلک کی خدمت کیلئے ہوتے ہیں حکومت قانون کی ہے قانون کے مقابل میں سب کی گردن نیچی ہے۔ یاایہا الذین امنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم فان تنازعتم فی شی فردوہ الی اللہ والرسول۔ اے لوگو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور انکی جو تم میں صاحب حکومت ہوں اگر تمہارا آپس میں یا صاحب حکومت سے جھگڑا ہو جائے تو اللہ اور رسول کی طرف رجوع کر لو۔ یہانپر اللہ اور رسول کو قانون قرار دیا۔ **تقلید سے آزادی**۔ اسلام سے قبل ہر قوم کا ذی علم طبقہ اور ان کے مشائخ جو کچھ اپنے مریدوں کو سکھاتے وہی ان کا دین اور ایمان ہوتا خواہ وہ شریعت الہی کے خلاف کیوں نہ ہو کسی بات کا تہ تک پہنچنا گستاخی تھی کسی بزرگ کے قول کی مخالفت کرنی گناہ تھا مگر قرآن کریم نے اس قسم کی تقلید کو شرک قرار دیا اور فرمایا اتخذوا احبارہم ورہبانہم اربابا من دون اللہ۔ ان لوگوں نے اپنے احبار اور رہبان کو خدا کے سوئے شریک ٹھہرالیا ہے جب یہ آیت شریفہ نازل ہوئی تو یہود و نصاری نے اعتراض کیا کہ اے اللہ کے نبی ہم ان کو خدا کب مانتے ہیں آپ نے فرمایا کہ تمہارا کیا یہ عقیدہ نہیں کہ جو کچھ تمہارے مشائخ فتوی دیں اسی پر عمل کرنا ضروری خیال کرتے ہو انھوں نے کہا ضرور آپ نے فرمایا یہی مطلب ہے اس آیت کا۔

تمدنی غلامی سے آزادی۔ اسلام سے قبل ہر ایک قوم نے اپنی آبائی تقلید اور سوسائٹی کے رسم و رواج پر عمل کرنا اپنا دین اور ایمان سمجھ رکھا تھا اور انھیں توہمات کی بندشوں میں بالکل جکڑے ہوئے تھے اس وجہ سے ان کی تمام ذہنی و اخلاقی ترقیاں رکی پڑی تھیں قرآن مجید نے فرمایا فی اعناقہم اغلال فہم مقمحون یعنی ان کی گردن میں طوق پڑے ہوئے ہیں جن سے وہ دبے جاتے ہیں اور ہر ایک ترقی سے باز ہیں اس لئے فرمایا اولو کان اباءہم لا یعقلون شیئا ولا یہتدون۔ کیا ان کے ماں باپ کچھ عقل نہ رکھتے ہوں اور ہدایت پر نہ ہوں یہ نہیں ہوسکتا۔ یعنی وہ جو آبائی تقلید میں گرفتار ہیں ممکن کیا یقین ہے کہ ان کے آباء و اجداد بے عقل اور گمراہ رہے ہوں گے غرضیکہ قرآن نے خودساختہ تمدن کی اس غلامی سے رہائی دلواکر ترقی کی حقیقی راہ پر نسل انسانی کو ڈالدیا۔ فقط